



## سوال

(1) قرآن شریف کا املا اور رسم الخط

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن کی طباعت املا کے مروجہ طریقوں سے قدرے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً لفظ "صلوة" قرآن میں واؤ کے اضافہ کے ساتھ "صلوۃ" لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح لفظ "ریاح" املا کے مروجہ طریقے سے ہٹ کر "ریح" لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح قرآن میں بے شمار الفاظ ایسے ہیں جو املا کے عام طریقے سے کسی قدر مختلف لکھے جاتے ہیں کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان تمام الفاظ کو ایلے کے مروجہ طریقے پر لکھا جائے تاکہ ان کا پڑھنا آسان ہو۔ ورنہ ایک عام قاری ان کے پڑھنے میں عموماً غلطی کر بیٹھتا ہے۔ کیا دورانِ تعلیم طلبہ کی آسانی کی خاطر بلیک بورڈ پر ان الفاظ کو ایلے کے عام طریقے پر لکھا جاسکتا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کی بے شمار خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ضمانت خود اپنے ذمے لی ہے۔ دوسری آسمانی کتابوں کی حفاظت اللہ نے انسانوں کے ذمے کی تھی اور وہ تمام کتابیں اپنی اصل حالت میں باقی نہ رہ سکیں۔ قرآن کریم چونکہ آخری آسمانی کتاب ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے کسی قسم کی ادنیٰ تحریف و تبدیلی سے محفوظ رکھنے کی ذمے دار سے خود لے لی۔ ارشاد ہے۔

إِنَّا نَحْنُ قَوْلَنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ نَظُّونُ ۙ ۹ ... سورة الحجر

”اس (قرآن) کریم کو ہم نے نازل کیا ہے اور اس کی حفاظت بھی خود ہم ہی کریں گے۔“

اس حفاظت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے کچھ خاص انتظامات کیے مثلاً یہ کہ اللہ نے قرآن کریم کو قیامت تک کے لیے سینہ بہ سینہ محفوظ رکھنے کا انتظام فرمادیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے لے کر آج تک ہر دور میں قرآن کو مکمل حفظ کرنے کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے اور یہ سلسلہ ان شاء اللہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ ان میں ایک یہ بھی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے عہد ہی سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو الہامی توفیق بخشی کہ وہ اس عظیم الشان کتاب کی کتابت ہمیشہ اسی رسم الخط میں کریں جس میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں کرائی تھی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے متفقہ طور پر اس رسم الخط کو پسند فرمایا اور اپنی منظوری دی اس کے بعد اسی رسم الخط میں اس کی کتابت ہوتی چلی آرہی ہے۔ اسی وجہ سے اس رسم الخط کو رسم عثمانی یا خط عثمانی کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں نے ہر دور میں قرآنی الفاظ و آیات کی کتابت میں اسی رسم عثمانی کی پابندی کی ہے تاکہ یہ الفاظ کی ظاہری شکل و صورت میں بھی قیامت تک اپنی اصل حالت میں محفوظ رہے۔ البتہ بعد کے دور میں اعراب کی لہجہ کے بعد آسانی کے لیے زبر، زیر، پیش اور نقطے لگانے لگنے لیکن الفاظ کے رسم الخط میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔



دور حاضر میں بعض حضرات اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ قارئین کی آسانی کے لیے قرآن کریم کی طباعت موجودہ دور کے رسم الخط پر ہو۔ لیکن میں اس رائے سے متفق نہیں ہوں۔ میری اپنی رائے یہ ہے قرآن کو اسی خط عثمانی پر برقرار رکھا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا جو مکمل انتظام کر دیا ہے وہ قیامت تک برقرار رہے اور لوگ یہ جان لیں کہ آج بھی ہم قرآن کو اسی صورت و شکل میں پڑھتے ہیں جس شکل میں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ البتہ اگر کوئی استاد طلبہ کی آسانی کے لیے قرآن کی بعض آیتوں کو بلیک بورڈ پر آج کے مروج طریقوں لکھتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بہ شرطے کہ طلبہ پر یہ بات واضح کر دیا جائے کہ قرآن میں ان الفاظ کا املا اس سے مختلف ہے۔

نوٹ: اسی سوال سے ملتا جلتا دوسرا سوال ہے اور وہ یہ کہ قرآن کریم کی طباعت کسی دوسری زبان کے رسم الخط مثلاً لاطینی وغیرہ میں جائز ہے یا نہیں؟ تاکہ دوسری زبان والے بھی قرآن کی تلاوت آسانی سے کر سکیں پہلے سوال کے جواب کی طرح اس سوال کا جواب بھی یہی ہے کہ قرآن کریم کو کسی قسم کی تحریف و تبدیلی سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اسے خط عثمانی ہی میں لکھا جائے۔ غور کریں کہ قرآن کو خط عثمانی کے علاوہ عربی کے دوسرے خط میں لکھنا مناسب نہیں ہے تو اسے کسی اور زبان میں لکھنا بدرجہ اولیٰ مناسب نہیں ہوگا۔ قرآن اللہ نے عربی زبان میں نازل فرمایا ہے اور اس کی حفاظت کا تقاضا ہے کہ اسے ہمیشہ کے لیے عربی زبان ہی میں لکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۃ ... سورة الزخرف

”ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم اسے سمجھ سکو۔“

مزید یہ کہ عربی زبان میں بے شمار ایسے الفاظ ہیں جنہیں اگر دوسری زبان میں لکھا جائے تو پڑھنے کے دوران ان کی صحیح ادائیگی ممکن نہیں ہوگی اور ظاہر ہے کہ قرآن کو الفاظ کی صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے البتہ تعلیم و تدریس کی خاطر اور وہ بھی شدید ضرورت کی بنا پر اسے کسی دوسری زبان میں لکھنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ یوسف القرضاوی

قرآن اور حدیث، جلد: 2، صفحہ: 15

محدث فتویٰ